ادارہ

ویٹیکن سٹی اور اس کا کتب خانہ

۱۰۸ء۷ ایکڑ رقبے پر محیط ویٹیکن سٹی دنیا کی سب سے چھوٹی مملکت ہے جو روم شہر کے اندر مقتدر علاقہ ہے۔ دنیا بھر کی اسی کروڑ کیتھولک آبادی کا مذہبی رہنما یعنی پوپ اس مملکت کا شہنشاہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب سے دنیوی چرچ کی رہنمائی کے لیے مامور پطرس رسول کے جانشین کی حیثیت سے حکومت کرتا ہے۔ پطرس رسول کے جانشینوں میں بعض بحیثیت مجموعی "پوپ" تسلیم نہیں کیے گئے بلکہ انہیں محض "بشپ آف روم" سمجھا گیا اور پوپ کے اعزاز کے لیے انہیں اپنے معاصر مسیحی رہنماؤں سے مقابلہ کرنا پڑا جو انطاکیہ، اسکندریہ، قسطنطینہ اور دوسرے مسیحی مراکز میں دینی رہنمائی کے منصب پر فائز تھے اور انہیں علاقائی طور پر عوامی مقبولیت حاصل تھی۔

ویٹیکن دور مسیحیت کے آغاز سے مقدس چلا آرہا ہے۔ چوتھی صدی کے آغاز میں شاہ قسطنطین نے "ویٹیکن ہل" پر پہلا چرچ تعمیر کیا۔ اس وقت روم سے باہر یہ علاقہ بہت کم آباد تھا اور خیال کیا جاتا تھا کہ یہاں پطرس رسول مدفون ہیں جنہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے چرچ کی رہنمائی کے لیے چنا تھا۔ شہنشاہ نیرو نے روم کو جلانے کے بعد ۶۵ء کے لگ بھگ مسیحیت مخالف ایذارسانی کی مہم میں حضرت پطرس کو صلیب پر لٹکا دیا تھا اور حضرت پطرس کی میت ان کے جانثاروں نے ویٹیکن میں دفن کی تھی۔ اسی علاقے میں مسیحیوں نے رومی ایذارسانیوں سے بچتے ہوئے زمین کے اندر سرنگ کھود کر اپنا ٹھکانہ بنا رکھا تھا جہاں وہ چھپ کر عبادت بجا لاتے تھے اور اپنے مُردوں کو سرنگ کی دیواروں میں دفن کر دیتے تھے۔ زیرِ زمین یہ سرداب اب بھی موجود ہے اور اس کا بارہ میل کا علاقہ صرف زمین کھود کر صاف کیا گیا ہے۔

زمانۂ حال میں پوپ خالصتاً مذہبی اور روحانی شخصیت ہونے کی بنیاد پر عالمگیر اثر و رسوخ کے مالک ہیں مگر ان کی یہ حیثیت انیسویں صدی میں وجود میں آئی، ورنہ اس سے پہلے سینکڑوں برس تک وہ بھی یورپ کے دوسرے جنگ آزما شہزادوں کی طرح ایک حکمران تھے۔ پندرہویں صدی کی پاپائیت اور ہسپانیہ کے بادشاہ و ملکہ کے باہمی تعاون سے "عدالت احتساب برائے بدعات" (Inquisition) کا ادارہ وجود میں آیا تھا۔ ہسپانیہ کے بادشاہ اور ملکہ نے یہودیوں، مسلمانوں اور دوسرے غیر مسیحی لوگوں سے علاقے کو پاک کرنے کی مہم شروع کی جو ان کے "عظیم ہسپانیہ" کے قیام میں رکاوٹ ہو سکتے تھے۔ اس ظالمانہ دنیوی کام میں انہیں پاپائیت اور مذہبی اقتدار کا پورا پورا تعاون حاصل تھا۔

احیائے علوم کے دور میں پوپوں نے رومی قیصروں کی طرح ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کیں، ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے آپس میں جنگیں لڑیں، نیز لوٹ مار اور قتل و غارت سے بھی دریغ نہ کیا۔ دور احیائے علوم کے بعد ۱۸۰۹ء میں نپولین نے پوپ Pious ہفتم پر فتح حاصل کر لی

تھی اور پوپ کو پانچ سال تک فرانس میں بطور قیدی رہنا پڑا تھا تاہم جب پوپ پائیس ہفتم واپس اٹلی آئے تو راستے میں انہیں خوش آمدید کہنے والوں کا بے پناہ ہجوم تھا۔ اس کے بعد پوپ کی بین الاقوامی حیثیت میں بتدریج اضافہ ہوتا چلا گیا۔

ویٹیکن یوں تو ہزاروں برس سے بطور ادارہ کام کر رہا تھا مگر ویٹیکن سٹی کی جدید ریاست ۱۹۲۹ء میں مسولینی کی اطالوی حکومت اور پوپ کے درمیان طے پانے والے معاہدہ لیٹرن (Lateran Treaty) کے نتیجے میں وجود میں آئی۔ ویٹیکن کی مقتدر حیثیت تسلیم کر لی گئی اور اس کی جغرافیائی حدود متعین ہو گئیں۔ ماضی میں ویٹیکن کی شان و شکوہ کسی بھی دنیوی ریاست سے کم نہ تھی۔ زمانہ حال میں پوپوں نے اس اظہارِ جبروت میں بہت حد تک کمی کر دی ہے تاہم اس کے باوجود آج بھی ویٹیکن صحافیوں اور زائرین کے لیے اپنے بے پناہ قیمتی ذخائر کے حوالے سے باعث کشش ہے۔ پُر شکوہ مذہبی عمارتوں، رسم و رواج اور عجائب گھروں کے ساتھ ساتھ ویٹیکن کا کتب خانہ ان ذخائر میں سے ایک ہے۔ ۱۹۲۰ء میں مولانا سیّد سلیمان ندوی (م ۱۹۵۳ء) کو روم جانا ہوا تو انہوں نے ویٹیکن کے گرجا گھروں، معبدوں اور مقبروں کے ساتھ کتب خانہ دیکھا۔ انہوں نے اپنی یادداشتوں میں لکھا ہے کہ

> "[کتابوں] کا کمرہ گو کھلا تھا مگر کتابیں الماریوں میں بند تھیں۔ ایک کمرہ میں مختلف سلاطینِ عالم کی طرف سے پوپ کی خدمت میں کتبِ مقدّسہ کے جو مطلّا و مذہّب نسخے بھیجے گئے تھے، وہ سب ایک شیشہ کے صندوق میں بہ ترتیب تختہ پر چاروں طرف رکھے تھے۔ سب سے قیمتی جلد فرانس کی تھی، جو جواہرات سے آراستہ تھی۔ ان ہی ہدیوں میں ایک سلطانِ ٹرکی کا بھی ہدیہ تھا جس کی جلد پر سنہرا طغرا اور چاروں طرف کوئی عبارت جو پڑھی نہیں گئی، لکھی تھی۔ دوسرے کمرے تھے جہاں سلاطینِ عالم کے بھیجے ہوئے اور قسم کے تحائف رکھے تھے۔ ان میں ایک طرف محمد علی پاشا خدیو مصر کا بھیجا ہوا ایک خوبصورت پتھر کا بہت بڑا پیالہ رکھا تھا۔ میری دلچسپی کی ایک اور چیز تھی، کسی شاہ ایران کی طرف سے پوپ کے نام دو فارسی مکتوب شیشہ میں لگے رکھے تھے، وہ پڑھے، ان میں حسبِ دستور "خلیفۂ نصاریٰ و امامِ ترسایاں" کے بڑے لمبے چوڑے القاب و آداب تھے۔"

ویٹیکن کتب خانہ کے ذخائر بتدریج جمع ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ۱۲۹۵ء میں پوپ بونی فیس ہشتم کے دور میں کتب خانے میں کل ۴۴۳ کتب تھیں۔ ۱۳۴۵ء میں ان میں کافی کمی آ گئی کیوں کہ پوپ ویٹیکن سے باہر فرانس میں Arignon کے مقام پر مقیم تھے۔ پوپ نکولس پنجم نے ۱۴۴۷ء میں عہدہ سنبھالا تو انہوں نے کتابوں کے جمع کرنے اور انہیں ترتیب دینے پر خصوصی توجہ دی۔ ۱۴۵۵ء میں جب پوپ نکولس پنجم فوت ہوئے تو سات سال کے مختصر عرصے میں کتابوں کی تعداد ۳۴۰ سے بڑھ کر ۱۲۰۰ تک پہنچ گئی تھی۔ اس میں تیز رفتاری سے اضافہ جاری رہا۔ الفانسو ماری اسٹکلر

(پرولائبریرین آف دی ہولی سی) کی اطلاع کے مطابق[۲]

"۱۴۸۱ء میں اس لائبریری میں ۳۵۰۰ مخطوطات موجود تھے جو پوپ کے ایلچیوں نے سارے یورپ سے جمع کیے تھے۔ نقل نویسوں کے ایک بڑے ہجوم نے دوسری تصنیفات کے مضامین نقل کر کے آنے والی نسلوں کے لیے انبار لگا دیے۔ ان میں صرف کتبِ مقدسہ اور دینی و مذہبی تصنیفات ہی شامل نہیں تھیں بلکہ دنیوی امور مثلاً فلسفہ، ادب (یونانی، لاطینی، عبرانی، شامی، قبطی اور عربی)، قانون، تاریخ، فنِ تعمیرات اور موسیقی کی کتب بھی شامل تھیں۔"

کتابوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر پوپ سکس ٹس پنجم (۱۵۸۵ء - ۱۵۹۰ء) نے نئی عمارت کی تعمیر کے لیے Domenico Fontana کو مقرر کیا اور دو سال کے عرصے میں ۱۵۸۷ء سے ۱۵۸۹ء تک عمارت مکمل ہو گئی۔ سترہویں صدی میں کتب خانے میں اہم ترین اضافے ہوئے۔ ۱۶۲۲ء میں ہائیڈل برگ (جرمنی) کی پلیٹن لائبریری اس میں شامل کی گئی۔ ۱۶۵۷ء میں Urbino کے نوابوں (Dukes) کا کتب خانہ ویٹیکن میں آیا اور ۱۶۹۰ء میں سویڈن کی ملکہ کرسٹینا کا ذخیرۂ کتب ویٹیکن کے ذخائر میں شامل کیا گیا۔

انیسویں صدی کے آخر میں پوپ لیو سیزدہم کے عہد میں کتب خانہ اور اس کے ذخائر دنیا بھر کے علماء و فضلاء کے لیے کھول دیے گئے۔ تقریباً ستر ہزار قلمی نسخے، آٹھ ہزار قدیم مطبوعات اور دس لاکھ دیگر کتابیں کتب خانے کا حصہ ہیں۔ نقشے اور تصاویر ان پر مستزاد ہیں۔ ان ذخائرِ کتب میں سے ایک معقول تعداد کا تعلق عالمِ اسلام اور مسلمان کے مذہب، ادب اور فنون سے ہے۔ لبنانی عالم یوسف شمعون السمعانی (۱۶۸۸ء - ۱۷۸۸ء) نے ۱۷۱۹ء سے ۱۷۲۸ء کے درمیان ویٹیکن کے مشرقی مخطوطات کی فہرست مرتب کی تھی۔ اس کے بعد مشرقی اور اسلامی مخطوطات کے حوالے سے وقتاً فوقتاً فہارس شائع ہوتی رہی ہیں۔[۳] تاہم ویٹیکن کے ذخائر کتب سے مسلمان اہل علم نے بہت کم استفادہ کیا ہے۔

حواشی

۱۔ سید سلیمان ندوی، بریدِ فرنگ، کراچی: مکتبۃ الشرق (۱۹۵۲ء)، ص ۱۹۲ - ۱۹۳

۲۔ ماہنامہ "پیامی" (کراچی)، اپریل ۱۹۸۵ء، ص ۲۳

۳۔ کتب خانہ ویٹیکن اور اس کے مشرقی بالخصوص عربی مخطوطات کی فہرستوں کے لیے دیکھیے: کورکیس عواد، فہارس المخطوطات العربیہ فی العالم، الصفاۃ (کویت): معہد المخطوطات العربیہ (۱۹۸۴ء)، الجزو الثانی، ص ۱۱۰ - ۱۱۶